© rasailojaraid.com

مسیحیت کے فلسفۂ اخلاق پر ان کی بھر پور تنقیدیں غالباً جدید دنیائے اسلام میں مسیحیت کے ناقدانہ اور علمی مطالعہ کی پہلی اور ابھی تک آخری مثال ھیں ۔

گذشتہ چند سال سے انھوں نے مغربی علوم و فنون کی اسلامی خطوط پر تدوین نو کی جدوجہد شروع کی تھی ، اس کے لیئے دنیائے اسلام میں وہ ایک ایسی لہر پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے جس کے اثرات آج مسلم ممالک کی علمی اور فکری زندگی میں محسوس کیئے جا سکتے ھیں ۔ اس ضمن میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کو ان کا خصوصی تعاون حاصل تھا ۔ جنوری ۱۹۸۲ء میں ان کے تعاون سے یونیورسٹی نے ایک بین الاقوامی مذاکرہ کا اھتمام کیا تھا جس سے بہت سے مغربی علوم و فنون کی اسلامی تنقید کے میدان میں خاصی پیشرفت ہوئی تھی ۔ڈاکٹر فاروقی نے اس اھم خدمت کے لئے امریکا میں ایک ادارہ بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ برائے فکر اسلامی کے نام سے بھی قائم کیا تھا ۔ ھماری دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے جانشین اس ادارہ کو انھی خطوط پر چلانے کی کوشش کریں گے جو ڈاکٹر شہید کے پیش نظر تھے ۔ اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ آمین

مولانا سید احمد سعید کاظمی

قحط الرجال کے اس دور میں جب کوئی شخصیت دنیا سے اٹھتی ہے تو یوں محسوس ھوتا ہے کہ اب جو خلا پیدا ھوا ہے وہ شاید کبھی بھی پر نہ ھوگا ۔ یوں تو یہ خلا زندگی کے ھر میدان میں نظر آ رھا ہے لیکن دینی علوم میں اس کے اثرات بدقسمتی سے بہت نمایاں ھیں ۔ پرانی طرز کے وہ علماء جو تفسیر ، حدیث ، فقہ ، کلام اور تصوّف کے ساتھ ساتھ معقولات و فلسفہ میں بھی ماھرانہ بصیرت کے حامل تھے رفتہ رفتہ اٹھتے جا رہے ھیں ۔ گذشتہ دنوں ملک کے نامور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفکر ، مفسر قرآن اور محدث حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی کی رحلت کے نتیجہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ دیر تک پر ہونے کی توقع نہیں معلوم ہوتی ۔

علامہ کاظمی نے نصف صدی سے زائد مدّت تک تعلیم و تدریس کی جو شمع روشن کی اس کی ضیاپاشیاں ملک و ملّت کو عرصہ تک منور کرتی رہیں گی ۔ جامعہ اسلامیہ بھاولپور ہو یا ملتان کا مدرسہ انوار العلوم ، ہر جگہ طالبان علم ان کے علم و فضل سے فیضیاب ہوتے رہے ۔ علاوہ ازیں اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے آپ نے ملک میں نفاذ اسلام کی مہم میں بھی اپنا قائدانہ حصہ ادا کیا ۔

ادارہ کے ارکان کی دعا ہے کہ اللہ تعالی مرحوم کو اعلیٰ ترین درجات سے نوازے اور ملک و ملّت کو ان کی تصنیفی برکات سے متمتع ہونے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے ۔

*****

© rasailojaraid.com